نماز میں کب بسم اللہ پڑھی جائے اور کب نہ پڑھی جائے۔

مجیب: ابو مصطفیٰ ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-87

تاریخ اجراء: 05 جمادی الاولی 1443ھ/10 دسمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جب بندہ نماز پڑھ رہا ہو، تو جس رکعت میں سورت پڑھنی ہوتی ہے، کیا سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھ سکتے ہیں؟ اور نماز کے اندر تسمیہ پڑھنا فرض، واجب یا سنت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

امام ہو یا منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) دونوں کے لئے تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مسنون یعنی سنت ہے اور سورہ فاتحہ کے بعد اگر سورت شروع سے پڑھنی ہو تو بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے۔ البتہ مقتدی پر چونکہ قراءت نہیں اور بسم اللہ قراءت کے تابع ہے لہٰذا مقتدی امام کے پیچھے بسم اللہ نہیں پڑھے گا۔

بہار شریعت میں ہے: "تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے۔ فاتحہ کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ423، مکتبۃ المدینہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ "مقتدی کو سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جوابا ارشاد فرمایا "مقتدی کے لئے صرف سبحانک اللھم پڑھنا ہے اعوذ باللہ تابعِ قراءت ہے اور مقتدی پر قراءت نہیں، یونہی بسم اللہ۔ (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ71، 72، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net